

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 06 اکتوبر 2015ء بمطابق 26 شوال 1436 ہجری بروز منگل بوقت سہ پہر 4 بجھر 20 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن نجوجناب قائم مقام اپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب قائم مقام اپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُوْنَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا
وَحِينَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحِيِ الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتَهَا طَ وَكَذَلِكَ تُخْرِجُوْنَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱۹ سورۃ الروم آیت نمبر ۱۹﴾

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ تمام تعریفوں کے لائق آسمانوں اور زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پھر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔ (وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔

06 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

2

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ہم اللہ الرحمن الرحیم۔

میر عبدالکریم نوشروانی۔ point of order

ایک منٹ اسمبلی کی کارروائی شروع کریں پھر آپ اس میں کہیں سوالوں کے بعد آپ کو time دیدینے کے شکریہ، وقفہ سوالات، سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب اپنا سوال نمبر 182 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ question no- 182

ہمیں کہتے ہیں اردو میں کریں خود 182 کہہ کر بول رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ sorry جناب اسپیکر آج وہ شاید میں پڑھ رہا تھا اخبار میں کہ چیر میں سینٹ رضاربانی کے خلاف بھی شاید وہ آرٹیکل (6) کا جو ہے نامیں پہلے قیدی آدمی ہوں تو آرٹیکل (6) لگ گیا تو اس دنیا سے بھی چلا جاؤں گا۔

شکریہ سردار صاحب، کوئی سپلیمنٹری۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ اس پر میں study نہیں کیا sir

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ، سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب اپنا سوال نمبر 183 دریافت فرمائیں۔

☆ 182 سردار عبدالرحمن کھیتران 18 اگست 2015 کو موخر شدہ

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 15-2014 کے بجٹ میں ضلع بارکھان کیلئے متعدد آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ آسامیاں کن کن بی ایچ یوز اور آر ایچ سینٹر ز کیلئے تخلیق کی گئی ہیں۔ گریڈ وائز تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سال 15-2014 کے بجٹ میں ضلع بارکھان کیلئے آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ سال 15-2014 کے بجٹ میں ضلع بارکھان کیلئے آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ضلع	نام اسماں گرید	تعداد
صلحی ناظم صحت بارکھان	ویکسینٹر	03 B-05

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ اس میں وزیر صحبت کو میں تھوڑا سا متوجہ کرنا چاہ رہا ہوں sir اس میں انہوں نے ladies doctors کی بھی list دی ہے کوئی دس ہیں اور Male doctors ہیں۔ کوئی سات بارکھان میں پوزیشن یہ ہے sir کہ ڈاکٹر فوزیہ حسنی بارکھان کی لوکل ہے۔ اس کو سنڈیکن صوبائی ہسپتال یہاں پر جو آپ کا کوئی کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اس میں پوسٹ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر زرگس تاج ہے اس کو جائے بارکھان کے double فاصلے پر حب میں بھیجا گیا ہے۔ ڈاکٹر شمینہ ارشد اس کو تو ہم جانتے نہیں ہے کہ کون ہے لیکن اس کی posting دیکھا رہے ہیں کہ بارکھان میں ہے۔ ڈاکٹر شمینہ حبیب ہے اس کو بھی بارکھان میں show کیا گیا ہے۔ کوئی بارکھان میں موجود نہیں ہے لیڈی ڈاکٹر گل بہار حسنی ہے یہ BMC ہسپتال میں post کی گئی ہے۔ اسی طریقے سے ڈاکٹر سحر حمدیہ میں ہے یہ بھی بارکھان کی لوکل ہے مفتی محمود صاحب میموریل ہسپتال چلاک میں ہے۔ ڈاکٹر سلمہ طاہر یہ سنڈیکن پر اونسل ہسپتال ڈاکٹر روبینہ طارق سنڈیکن پر اونسل ہسپتال ڈاکٹر سید حبیبة شاہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال یہ وہاں تھی ابھی یہ part one کر رہی ہے یہاں اس نے NOC لی ہے وہ بھی shift ہو گئی ہے جناب ڈاکٹر غزالہ تاج یہ سارے B-17 کے ہیں بی ایم سی ہسپتال میں ہیں جی اب position یہ ہے جناب اسپیکر صاحب ایک کوئی پنجابی ہے، میں نے اس کی لینے کی کوشش ہے میر ارباب نہیں ہو سکا معدہ disturb تھا۔ کوئی ایک خاتون وہاں بارکھان میں اس وقت وہ تھوڑا بہت کوئی duty کر رہی ہے وہ پتہ نہیں اس list میں نہیں ہے وہ باقی کوئی لیڈی ڈاکٹر not a single میں یہاں پر سابقہ سیکرٹری صاحب کو یہ موجودہ سیکرٹری ہمارے دوست ہیں پیارے آدمی ہیں قابل آدمی ہے honest آدمی ہے شاید ان کے علم میں نہیں ہے کیونکہ میں بندہ ہوں میں سیکرٹری کا طواف نہیں کر سکتا ہوں۔ اس سے پہلے صبور کا کڑ صاحب تھے انہوں نے مہربانی کی چھ سات لاکیوں کے بارکھان کے order کیتے تھے وہ آج تک implement نہیں ہوئے ہیں۔ نہیں گئی ہیں وہ پوزیشن یہ ہے کہ ہماری ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر ایک LHV as MBBS کام کر رہی ہے deliveries وہ کر رہی ہے cases کا علاج بھی وہ کر رہی ہے کوئی بخار کا علاج بھی وہ کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ سردار صاحب اپنا موبائل kindly بند کر دیں۔

رحمت علی صالح بلوج (وزیر مکملہ صحبت)۔ جناب اسپیکر یہی ضمنی سوال ہے یا speech ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ detail دے رہے ہیں۔۔

وزیر پنجہم صحت۔ ضمنی question کریں نامیں اس کو detail دیدوں گا۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ تھوڑی سی رحمت بلوچ صاحب سن لیں اگر ہماری بات اچھی نہیں لگ رہی ہے

میں بیٹھ جاتا ہوں۔۔

وزیر پنجہم صحت۔ please, please Sir بولیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میں رونارور ہا ہوں اپنے علاقے کا آپ کے بارے میں کوئی ایسی گستاخی

نہیں کر رہا ہوں؟ ہمیلتھ منسٹر صاحب پوزیشن یہ ہے کہ آپ شاید CM کا پروگرام بن رہا ہے گزارش یہ ہے کہ شاید

سی ایم صاحب دورہ کر رہے ہیں بارکھان کا انہوں شاید schedule دے رہا ہے جارہے ہیں۔ ہم نے ایسا سنا

ہے ابھی تک تو propre schedule نہیں آیا ہے خود سی ایم صاحب سے میری گزارش ہے کہ آپ جارہے

ہیں وہاں check کر لینا اسی طریقے سے میں ڈاکٹر جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ supplementary کیا ہے جو یہاں لکھے ہوئے ہیں وہ موجود نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میں supplementary میں آرہا ہوں مجھے male کو پڑھنے دیں پھر

میں اس پر کیا کرنے لگا ہوں۔ میں آپ کو گزارش کروں گا ناجی اگر آپ مجھے تھوڑا سا ثانیم دیدیں کیونکہ اس

گورنمنٹ کا نعرہ یہی تھا ایجوکیشن، ہمیلتھ کی بات ہے ناتو اسی پر میں آگے آگے کے پھر میں تحریک استحقاق پیش کر رہا

ہوں کہ یہ جواب بھی دفعہ بھی انہوں نے غلط دیا اس دفعہ بھی غلط دیا ہے۔ یہ پوری اسمبلی کا استحقاق محروم ہو رہا

جناب اسپیکر صاحب یہ تو lady doctors کی position ہے جناب اس پر آگے چلیں male

doctors کی position یہ ہے کہ ڈاکٹر مہر دین ٹھیک ہے حاضر ہے ok ڈاکٹر اعظم صاحب موجود ہے اس

کے بعد ڈاکٹر محمد طارق ہے یہ بارکھان کا لوکل ہے۔ یہ کراچی میں بیٹھا ہوا ہے deputation پر ڈاکٹر صادق

ہے۔ یہ کوئی اس نام کا وہاں موجود کوئی ڈاکٹر نہیں ہے ڈاکٹر سید امیر شاہ duty سے برطرف یہ انگلینڈ میں بیٹھا ہوا

ہے یہ برطرف ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد امین ہے کوئی ڈاکٹر وہاں موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمد سعید یہ غیر حاضر تھا اس پر

نیب نے بڑی کمال کی دو ڈاکٹروں کے ساتھ کہ ان کے تنخوا ہوں کا کیس بنایا اور اس کے بعد جو ہے ناں کو بلا کے

وہ جو ہوتا ہے under the table وہ سب چیز کر کے اس کو بھی فارغ کر دیا اور وہ دوسرا ڈاکٹر کو ڈاکٹر

غفار نام ہے۔ ان کا وہ وہاں موجود ہے اس کو بھی کہا کہ چلو ابھی بخش دیا۔ وہ حضرت قائد اعظم رحمت اللہ علیہ کا

کمال ہو گیا۔ وہاں اب position یہ ہے کہ جو ڈاکٹر وہاں موجود ہیں اس میں انہوں نے ان کے نام بھی

رحمت بلوچ صاحب آپ note کر لیں please ڈاکٹر ماجد وہاں duty کر رہا ہے اس list میں اس کا نام نہیں ہے ڈاکٹر غفار صاحب وہاں duty کر رہا ہے اس کا نام نہیں ہے۔ ڈاکٹر شیر زمان سی ایم صاحب اس کو اچھی طرح جانتے ہیں وہ ADHO ہے اس کا نام نہیں ہیں اب حالت یہ ہے کہ یہ incomplete jobs ہے دیتے میں ڈیپارٹمنٹ آپ سے ہم نے پہلے بھی گزارش کی ہم گزارش کر رہے ہیں اور میری request ہے آپ کے ذریعے یہ سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے کہ یہ سوالات جب جاتے ہیں ان کو تھوڑا سا ثانی دینا چاہیے کیونکہ مکمل جواب دیں یہ جو order ہوئے تھے صبور کا کڑ صاحب کے زمانے میں وہ آج تک کیوں نہیں ہوئے میں supplementary implement جا رہا ہوں اور ان کے خلاف ڈیپارٹمنٹ نے کیا action lady doctors کی میں بات کرتا ہوں، you thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ سردار صاحب میں کہتا ہوں کہ ایک supplementary order منٹ لگ گئے۔

وزیر یحیم صحبت۔ تو آپ نے اتنا ہی اجازت دیا اس کو چل تو اچھی بات ہے thank you۔ میر محمد عاصم کرد۔ میں سینٹر شہباز درانی کو اسمبلی کی طرف سے اسے wel come کرتا ہوں۔ (ڈیک بجائے گئے)۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ سینٹر شہباز درانی صاحب کو پورے ہاؤس کی طرف سے wel come کرتے ہیں۔ (ڈیک بجائے گئے)۔

وزیر یحیم صحبت۔ thank you جناب اسپیکر! قبل احترام سردار صاحب کا بہت اہمیت کا حامل سوال ہے جہاں تک سوال کا تعلق ہے میں تھوڑا گوش گزار کروں میں زیادہ لمبی چھوڑی تقریباً نہیں کروں گا ایک تو یہ سوال بہت ہی وہ government form جب from the very beginning وقت سردار صاحب نے submit کیا تھا۔ میرے خیال میں ایک دو دفعہ میں موجود نہیں رہا ہوں یا وہ نہیں تھے یہ سوال raise ہوا ہے floor پر اس کے بعد یہ جو list ہے ہم نے ڈاکٹروں کے دیئے واقعی ان ڈاکٹروں کے اس وقت order ہوئے تھے اور کچھ اس میں گئے کہ کچھ مسئلے ہمارے سامنے آئیں ایک تو wedlock policy ہے جن کے husband یہاں duty کر رہے ہیں۔ اس طرح کے بہت سے لوگ عدالت گئے ہیں پھر عدالت نے بہت سے ملاقوں کی بات کر رہا ہوں صرف بارکھان کی نہیں عدالت نے بہت سے ایسے order واپس کیے۔ پھر ایک اور مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ CPSP سے انہیں ڈاکٹروں نے جو letter لاٹے

اور II FCPS Part-II کر رہے ہیں مطلب specialization کر رہے ہیں کہ اپنے کو میں یا اسلام آباد یا یہاں یا provincial hospital میں MCPS کر رہے ہیں۔ تو اس حوالے سے کچھ قانونی ان کو ہم لوگ رعایت دے سکتے ہیں ایک سال دوسال کی کوہ اپنی MCPS Complete کریں پھر اپنے جائے تعیاتی پر جائیں۔ اس کے علاوہ جو سردار صاحب کا منصب question تھا اس کو ہم check کرتے ہیں بلکہ میں اس کو یہ suggestion دیتا ہوں اگر fresh question لا میں تو اس کا صحیح جواب اس کو آیا گا کیونکہ یہ بہت پرانا ہے لیکن اس کا سوال کے behalf پر اس Floor پر میں اس کو یقین دہانی کرتا ہوں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ واقعاً ہم اس نعرے پر ابھی بھی قائم ہیں کہ ہیلائٹ ہماری پہلی ترجیح ہے اور جہاں جن ڈاکٹروں کی کوتائی کمزوریاں ہیں ان کے خلاف ہم کارروائی بھی کریں گے اور ڈاکٹرز بھی تعینات کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی قائد ایوان صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (قائد ایوان)۔ سردار صاحب آپ کی بڑی مہربانی آپ نے بڑی چیزوں کی نشاندہی کی رحمت صاحب سے میری گزارش ہے کہ دیکھے جن کے order cancel ہو گئے ہیں وہ تو cancel ہو گئے۔ لیکن جن کے order cancel نہیں ہیں اور سردار صاحب کہہ رہا ہے وہ وہاں موجود نہیں ہے آپ ان کو جو ہے ناجاکے DHOs کے ذریعے MS کے ذریعے ان کو confirm کر لیں اگر موجود نہیں ہے آپ ان کو suspend کر دیں No-2، No.1 یہ ڈیپارٹمنٹ کی کوتائی ہے یا یہ question کو دیکھیں گے کہ وہ لوگ جو موجود ہیں ان کے نام اس میں نہیں دیئے گئے ہیں جو لوگ موجود نہیں ہے ان کے نام دیئے گئے ہیں اس کو بھی آئندہ آپ تمام ڈیپارٹمنٹ کو clear cut تادیں کہ جو موجودہ status ہے اس کے مطابق جو ہے نا آپ جواب دیدیں کیونکہ یہ اگر ہم پارلیمنٹ کی بات نہیں مانتے تو پھر ہم کس کی بات مانتے ہیں اسکے حوالے سے تو کم از کم غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ آپ کی بڑی مہربانی sir۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ قائد ایوان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میں سی ایم صاحب کا بہت مشکور ہوں کیونکہ ان کی گورنمنٹ بھی اسی نعرے پر آئی ہے کہ ہیلائٹ اور ایجوکیشن میری گزارش منستر ہیلائٹ سے یہ ہے کہ ٹھیک ہے کہ اگر کوئی husband اور wife والا مسئلہ ہے بہت ساری بچیاں ہماری پاس out job ہو رہی ہیں house سے فارغ ہو رہی ہیں جو مطلب becholars ہیں جن کی ابھی شادی نہیں ہوئی ان کو بھجوادیں ہم ہر طریقے سے بحثیت MPA بحثیت سردار آپ کو اس Floor of the House یقین دہانی کراتے ہیں کہ ان کو ہر قسم کا ہم تحفظ دینے گے ہر قسم کا جو

06 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

7

ہم سے ہو سکے گا جیسے ہماری ایک کھیڑان بچی ہو گی اسی طریقے سے ہم اس کو بیٹھی کی صورت میں بہن کی صورت میں اس کو وہی احترام ملے گا مطلب ہم سے جو support ہو گئی اور میں سی ایم صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس چیز کی وہ کی، thank you جناب -

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ سردار صاحب --

میر عبدالکریم نوشروانی۔ point of order جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ابھی تک جل رہا ہے یہ ختم ہو جائے پھر، محترمہ رفیعہ سعید ہاشمی صاحبہ اپنا سوال نمبر 214 دریافت فرمائیں میرے خیال میں نہیں ہے اگلا question 214 - 215 میرے خیال میں وہ نہیں ہے نہ مٹادیا جاتا ہے، پس احمد علی احمد زئی صاحب اپنا سوال نمبر 193 دریافت فرمائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ پس احمد علی احمد زئی اپنا سوال نمبر 193 دریافت فرمائیں۔

پس احمد علی احمد زئی۔ ہے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نواب صاحب۔

پس احمد علی احمد زئی۔ سوال نمبر 193 کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

☆ پس احمد علی احمد زئی

کیا وزیر انجی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومت کی جانب سے صوبہ کے متعدد اضلاع کو ٹیوب ویز کی مریں سب سیڈی دی گئی ہے؟

(ب) نیز کیا ضلع لسیلہ کو بھی سب سیڈی دی گئی۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے

وزیر انجی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومت کی جانب سے صوبہ کے متعدد اضلاع کو ٹیوب ویز کی مریں میں سب سیڈی دی جا رہی ہے۔

(ب) جی ہاں ضلع لسیلہ کو سب سیڈی دی گئی ہے۔ بحوالہ کیس نمبر (CCE) 04/01/2015 مورخہ 19/01/2015 جاری کردہ وزارت پانی و بجلی فناں و نگ اسلام آباد کے تحت ضلع لسیلہ کے 1434 زرعی ٹیوب

06 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

8

ویز کو سبیڈی دی جائے گی جس کی تفصیل مختین ہے لہذا اسمبلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

نواب شناع اللدھان زہری (سینٹر صوبائی وزیر)۔ میں بولوں گا آپ کو اگر Supplementary کرنا ہو۔ پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یا اگلا question 202 بھی عبدالمالک صاحب نہیں ہے اس کو بھی نمٹا دیا جائے انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب اپنا سوال نمبر 209 دریافت فرمائیں۔
جناب انجینئر زمرک خان اچنڈی۔ 209

☆ 209 انجینئر زمرک خان اچنڈی 7 اگست 2015 کو موخر شدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 14-2013 کے دوران قلعہ عبد اللہ میں کون کو نے ترقیاتی منصوبے کن کن کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ منستر P&D صاحب۔
ڈاکٹر حامد خان اچنڈی (وزیری بیڈی اے)۔ جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

سال 14-2013 کے دوران قلعہ عبد اللہ میں (10) ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ جن کی تفصیل بعد نام متعلقہ ڈیپارٹمنٹ تفصیل مختین ہے لہذا اسمبلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی کوئی Supplementary۔

جناب انجینئر زمرک خان اچنڈی۔ جناب اسپیکر صاحب اس میں میرا خمنی question ہے 2013 کا جو میں نے اس سے قلعہ عبد اللہ کے بارے میں دریافت کیا اور منستر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں جتنے بھی اسکیمات ہیں، میں نے دیکھے ہیں اس میں میرا پی بی 12 کا کوئی خاص اسکیم واضح طور پر ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 14-2013 میں میرا حلتے میں اگر کوئی فڈ خرچ ہوا ہے تو اگر ان کی تفصیل دے دیں اور کس کس sector میں خرچ ہوا ہے کوئی Release ہوئی ہے یا آپ لوگوں نے وہاں پر خرچ کیا ہے یا نہیں کیا ہے کیونکہ میرے Through تو نہیں ہوئے ان کی تفصیل مجھے چاہیے باقی ٹھیک ہے اس میں تو میرا قصور نہیں ہے لیکن پی بی 12 کے حوالے سے 13 اور 14 میں کتنا خرچ ہوا ہے کوئی اسکیم ہے اس کا ذکر یہاں نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی منستر P&D صاحب۔

وزیر یحکمہ بیڈی اے۔ جناب اپسیکر، ہم سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ کوئی ایکیمیں مکمل ہو چکی ہے اور یہ پرانا question ہے پہلے بھی ہو چکا ہے یا ممبر صاحب نہیں تھے یا میں نہیں تھا جو Complete ایکیم ہوتا ضرور ہم اس ان کامیں نے جواب دیا ہے یہ مجھے نہیں پتہ کہ اس کے حلقے میں اگر کوئی Complete ایکیم ہوتا ضرور ہم اس کا جواب دیتے ہم اس سے خوش ہوتے کہ یہ ہمارے رہنمائی کریں اور اگر وہ going On ہے تو ہم نہیں دے سکتے ہیں اگر کوئی Fresh question ممبر صاحب کریں گے کہ فلاںے حلقے میں کتنے ایکیمیں مکمل ہوئی ہے ہم جواب دینے کو تیار ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر۔ جی شکر یہ P&D -

جناب انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ ٹھیک ہے thank you -

جناب قائم مقام اپسیکر۔ سردار اختر مینگل صاحب بھی نہیں ہیں میرے خیال میں اسکا بھی question No 226 کو بھی نہ شاید یاد کیا جاتا ہے۔

سردار عبدالرحمن خان کھمیران۔ جواب تو بھی نہیں آیا ہے جناب اپسیکر۔

وزیر یحکمہ بیڈی اے۔ جناب اپسیکر صاحب اس کا وفاقی حکومت سے تعلق ہے تو اس کا صوبائی حکومت سے تعلق ہی نہیں ہے اس question کا۔

جناب قائم مقام اپسیکر۔ ٹھیک ہے سر۔

اور اگر وہ صوبہ اپنے طور پر وفاقی حکومت سے معلومات کر سکتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر۔ ٹھیک ہے وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری ایمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ محمد اعظم داوی (سیکرٹری ایمبلی) (رخصت کی درخواستیں) نواب محمد خان شاہو انی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف علاج کے غرض سے کراچی جانے کی بنا آج مورخہ 6 اکتوبر 2015 تا 12 اکتوبر 2015 کے سیش میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپسیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری ایمبلی۔ جواب جگہیز مری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کراچی جانے کی وجہ سے ایمبلی کے روایں اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپسیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی۔ مفتی گلاب خان صاحب نے فریضہ حج کی ادائیگی کے غرض سے سعودی عرب جانے کی بنا
ء اسمبلی کے رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔ اب محترمہ حسن بانو صاحبہ
اپنا تحریک التوانہ 3 پیش کریں۔

محترمہ حسن بانو رخشنانی۔ جناب اسپیکر میں تحریک التوانہ سے پہلے یہاں اپنے اراکین اسمبلی جو ج کی
سعادت حاصل کر کے آئے ہیں ہمارے Colleague ان کو میں تھہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

سینئر صوبائی وزیر۔ Mick ، Madam on کر لیں۔

محترمہ حسن بانو رخشنانی۔ میرے اراکین اسمبلی Colleague جو ج کی سعادت حاصل کر کے آئے
ہیں میں ان کو تھہ دل سے مبارک باد پیش کرتی ہوں اودعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک انھیں اپنے جو ہے اس عمل کے
مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آمین۔

وزیر حکومت۔ جناب اسپیکر صاحب میں چنگیز خان جمالی صاحب کو سابقہ وفاتی وزیر کو Welcome کہتا ہوں جو اسمبلی اجلاس دیکھنے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ فالق جمالی صاحب اور چنگیز جمالی صاحب کو پورے ہاؤس کی طرف سے
Welcome کرتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب ایک گزارش ہے کہ محترمہ کا جواہر خیال ہماری ہمدردی
کی کرج کر کے آئی ہیں زندہ نج کرو اپس آئی ہیں شہادت نہیں ملی ہمیں نہ مولانا فضل الرحمن کو، نہ جان جمالی کو،
نہ مولانا حیدری کو، نہ سینیئر محمد اللہ کو، نہ پختونخوا کے گورنر کو ہمیں شہادت نصیب نہیں ہوئی ہم واپس آگئے ہیں ابھی
دعای کریں کہ ہماری نیتیں بھی صاف رہیں ہم را راست پر چلیں بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جمالی صاحب! شاید مزید کام لینا ہے اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے لیے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ ابھی آپ نے ایک remark دے دیا ہے ابھی مزید کیا کام کرنا ہے خدا ہی
بہتر جانتا ہے آپ کی عمر تو ہے میری اور صالح بھوتانی اور اسلام بن بجو کی عمر مولانا واسع یہ سب دوسری طرف رواں
دوال ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی محترمہ۔

محترمہ حسن بانور خشافی۔ جناب اسپیکر جو کام ہمیں کرنا ہے وہ ہمارے صدر ممنون صاحب نے تفصیلاً ہمیں کہہ دیا ہے کہ ہمیں کیا کام کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ اور مزید۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ محترمہ اپنی تحریک التوانہ بر 3 پر آجائیں۔

محترمہ حسن بانور خشافی۔ جی جناب اسپیکر اس مبارک باد میں ہمارے جو صوبائی اسمبلی کے کافی لوگ اس میں بھی گئے ہیں اور اس میں وہ بھی شامل ہے سے اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اسمبلی قواعد انضباط کا رجسٹر 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہ دیتی ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ملک میں پیشہ در بھکاریوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اخباری تراشہ کے ساتھ منسلک ہے۔ جس سے ہمارے ملک اور صوبے کی ساکھ بُری طرح متاثر ہو رہی ہے جو کہ ہمارے لیے لمحہ فکر یہ ہے لیکن تاحال اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی کارروائی کی گئی ہے، لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نویعت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ شکر یہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک التوانہ 3 پیش ہوئی اس کی Admissibility پر۔

محترمہ حسن بانور خشافی۔ جناب اسپیکر یہ میرے ساتھ ساتھ سب نے دیکھا ہو گا کہ ATMs کے پاس اور ملینیم مال کے پاس اور اپنے لیاقت بازار یہ جناح روڈ کے آس پاس ہمیں کچھ بچے خواتین وہاں نظر آتے ہیں۔ جناب اسپیکر! باقاعدہ جب میں نے ان کو ایک focus کرنے کی کوشش کی تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ان کے پیچھے جیسے باقاعدہ کوئی ان کو وہاں بٹھا کر اور ان سے یہ کام لیا جا رہا ہے۔ خواتین جو اپنیں جہاں جو مجھے مسئلہ نظر آتا ہے وہاں میں جوان پچوں کے بارے میں ہمیشہ مجھے ان پر بہت احساس ہوتا ہے وہ جوان لڑکیاں ادھر سے ادھر بھاگنی ہوئی پھر رہی ہوتی ہیں بعض اوقات تو یہ بھی ہوتا ہے کہ گاڑیوں کے دروازوں کو زور زور سے بجاتے ہیں یا جو راہ میں چلتے ہیں ان کے دامن پکڑ لیتے ہیں تو اتنی بڑی گورنمنٹ آج گورنر ہاؤس میں بیٹھی ہے میں بھی دیکھ رہی تھی کہ ماشاء اللہ ہم سب وہاں بیٹھے ہوئے تھے، کوئی 100 لوگ بیٹھے ہوئے تھے، MPAs بیٹھے ہوئے تھے، ہم لوگ کیا کچھ ہمارے پاس نہیں ہے، لیکن ہماری جو ہے بدقتی یہ ہے کہ ہم ان میں سے ہمیں کیا کوئی نظر نہیں آیا تھا کہ ہم ان پچوں کا اور یہاں تک بھی مجھے سننے میں آج ملا ہے کہ لڑکیوں کو الجلسن لگا کر وہاں بٹھا کر بے سد کر دیا جاتا ہے اور باقاعدہ پھر صبح سے شام تک جو ان کے حساب کتاب ہوتا ہے ان سے لیے جاتے ہیں۔ میں آپ سے پر زور دار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں گورنمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، بلکہ ہمارے اپنے اپوزیشن کے لوگ بھی ہے اس مسئلے کو آپ serious ناں لیں آپ ان کو

توجہ کے ساتھ دیکھیں اور کوشش کریں ہمارے یہ مسئلہ جلد از جلداں کا صفا یا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر میدم وزن دار شخصیت ہے وہ mick را قریب کر لیں کہ ہمیں

ان کے وزن کا پتہ لگے۔

سینئر صوبائی وزیر۔ Excuse me محترمہ آپ دوبارہ Repeat کریں گے اس بات کو یہ

جو اہم بات کہی ہیں آپ نے ہم نے آپ زراء mick نزدیک کر لیں ذرا۔

محترمہ حسن بانور خشانی۔ mick نزدیک نہیں ہو سکتی میں نزدیک ہو جاتی ہوں۔

سینئر صوبائی وزیر۔ آپ نزدیک ہو جائے بڑی مہربانی۔

محترمہ حسن بانور خشانی۔ یعنی یہاں مجھے یہ تک پتہ چلا ہے کہ یہ جو لڑکیاں ہوتی ہیں ان کو نجاشن لگائے

جاتے ہیں۔ پھر وہ مختلف اپنے سروغیرہ یہاں جہاں آپ کو موقع ملیں پھاٹک کے قریب سے جالا کر یہاں سے

دولڑکیاں بٹھائی جاتی ہیں، جناح روڈ پر بٹھائی جاتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی بچے ہوتے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں

باندھ دیئے جاتے ہیں جو جو سرے سے بالکل خراب ہوتے ہیں۔ میں نے صرف اپنے تجربے کے طور پر میں نے

کہا کہ ان سے میں نے پوری pocket کے کرکٹری میں رکھ دیا میں نے کہا دیکھوں کہ

آگے کیا ہوتا ہے۔ میں تھوڑی سی آگے گیا دوبارہ موڑ کر آ کر دیکھا اس بچے کے ہاتھ میں دوبارہ پین تما دیئے گئے

تھے۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں جو میرے خیال میں ہمیں تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں اور بالخصوص عورتوں

کو آپ دارالامان بھجوادیں آپ ان سے کہیں انکا خیال رکھیں دوچار دن میں خود ہی Result سامنے آجائے

گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔

قائد ایوان۔ جناب اسپیکر صاحب میں محترمہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس جانب توجہ دلائی انشاء

اللہ ہم کوئٹہ میں جہاں کئی بھی اس قسم کی Activates ہو رہے ہیں ہم اس اجلاس کے فوراً بعد آئی جی صاحب

کو بُلا نہیں گے اور ان کو Task دے دیں گے کہ ان کو ختم کر دیں۔ یہ بہت آپ نے۔ اور آپ کی بڑی مہربانی

جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ قائد ایوان صاحب۔

سینئر صوبائی وزیر۔ ڈاکٹر صاحب کی توسط سے میں یہ کہوں گا آپ بھی مل لیں اور تفصیل بتا دیں انھیں جو بھی

تفصیلات ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ نواب صاحب۔ میرے خیال میں یقین دہانی پر اس کو نہادیا جاتا ہے گورنمنٹ کے موثر یقین دہانی کے بعد تحریک التوانہ ۳ کو نہادیا جاتا ہے ایک وہ اگلا ہے اس کے بعد آپ کو موقع دیگا نہیں، ہم لوگ ادھری ہے انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ جناب نصراللہ صاحب، آغا سید لیاقت علی، جناب منظور کاڑ، جناب عبدالجید اچکزی، محترمہ سپوزمی اچکزی، محترمہ معصومہ حیات، محترمہ عارفہ صدیق، جناب ولیم برکت محربین میں سے اپنی مشترکہ تحریک التوانہ ۴ پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ میں اسمبلی قواعد و انضباط کار مجريہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت ذیل تحریک کا تحریک التوانہ کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ آزاد کشمیر میں پاکستان کے وقت سے مقیم پشتونوں کو حکومت بے دخل کر رہی ہے جو ملک کے اندر قوموں میں نفرت پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے۔ یہ وہی پشتون ہیں جنہوں نے بھارت کے قبضے کو ختم کرنے کے لئے کشمیر کا بڑا حصہ آزاد کرایا تھا جبکہ دوسری جانب کشمیر کے ہزاروں لوگ کو بیوی سمیت صوبے کے تمام علاقوں میں آباد ہیں۔ اور سرکاری ملازمتوں سے مستغیب بھی ہو رہے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس آزاد کشمیر میں مقیم پشتونوں پر عرصہ حیات نگ کیا جا رہا ہے۔ (خبری ترشہ مسلک ہے)۔ جو کہ بینادی انسانی حقوق، ملکی آئینیں کی صریحًا خلاف ورزی بھی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نویعت کی حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ مشترکہ تحریک التوانہ ۴ پیش ہوئی اسکی Admissibility پر۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! جنکہ پاکستان ایک federation ہے۔ اور پھر ہمارے حکمران دعویٰ بھی کر رہے ہیں کہ، پاکستان کا آئین بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ پاکستان کا کوئی بھی شہری، کسی بھی علاقے میں وہ اپنا کار و بار، اپنی شہری زندگی نہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح جناب اسپیکر! جب یہ ملک آزاد ہوا۔ اسوقت جو آج ہم کہہ رہے ہیں کہ آزاد کشمیر ہے۔ یہ بھی مقبوضہ کشمیر اکنے کہنے کے مطابق یہ بھی آنکھ سے تھا۔ لیکن آپ بہتر معلوم ہے کہ اسوقت قبل نے بلخوص پشتون عوام نے یہاں سے اور نیب پختونخوا سے جا کر، قبل سے جا کر یہ موجودہ کشمیر کو آزاد کرایا۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج وہی لوگ جنکے پاس کشمیر کی آزادی کے وہ اسناد موجود ہے۔ وہاں کے سب کچھ اُنکے پاس ہے۔ لیکن وہاں کشمیر کی حکومت انہیں بے دخل کر رہی ہے۔ بلخوص جناب اسپیکر! میر پورڈ سٹرکٹ میں ڈھوڈیاں میں اور چیک سواری میں۔ ان میں کوئی چھ سو کے قریب اجنبی ڈکانوں کو سیل کیا گیا ہے۔ اور انہیں وارنگ دی گئی ہے کہ آپ نے ایک ماہ کے اندر کشمیر کو

چھوڑنا ہے۔ اب جناب اسپیکر آپ خود سوچ لیں کہ جب اسوقت کشمیر کی آزادی کی بات تھی۔ تو یہ لوگ مجہد کھلانے گئے۔ لیکن آج وہاں سے انہیں بے دخل کیا جا رہا ہے۔ لہذا جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیئے، صوبے کے عوام کیلئے۔ پشتوں عوام کیلئے۔ بلوچ عوام کیلئے۔ یہاں جتنی بھی قویں ہیں۔ اُنکے لئے یہ خرچ فکر یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو یہاں کی اسمبلی کو اس تحریک التوا پر بحث کرنی چاہیے۔ اور اسے بعد میں قرارداد کی صورت میں مرکز بھیج دیں۔ کشمیر کی حکومت کو بھیج دیں کہ وہاں جو پشتوں عوام مقیم ہے۔ وہ اُسکے خلاف کارروائی بند کریں۔ اس لئے جناب اسپیکر آپ کو پتہ ہے کہ کوئی شہر میں کتنے کشمیری آباد ہے؟ آپ کے اس اسمبلی میں بھی وہ ملازم ہونگے۔ جب وہ یہاں حق رکھتے ہیں تو کیوں نہ پشتوں یا کوئی اور وہاں جا کر کار و بار اور زندگی نہ کر سکیں۔ لہذا میں گزارش کروں گا آپ سے، اس تمام اسمبلی کے ممبران سے کہ اس تحریک التوا کو منظور کریں۔ اس کیلئے آپ باقاعدہ وقت رکھیں۔ تاکہ تمام ممبران اس پر بول سکیں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ نصر اللہ زیرے صاحب۔ میرے خیال میں یہ ہمارے صوبے کا subject تو نہیں ہے۔ آوازیں۔

عبدالرحیم زیارت وال (وزیر محکمہ قانون و پارلیمنٹی امور)۔ شکریہ جناب اسپیکر! جو تحریک التوا یہاں آج پیش ہوئی ہے۔ اس حوالے سے میں آپ کے توسط سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو صورتحال ہے پورے ملک میں۔ کچھ لوگ کہیں سے بھی پورے ملک میں غلط قسم کی activities میں ملوث رہے ہیں۔ اور وہ جو activities کو target بنانا۔ یا زبان کی بنیاد پر یا نسل کی بنیاد پر۔ یہ سرے سے غلط ہے۔ یہ federation کی روح کے خلاف ہے۔ یہ آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ اور ہم جو آج یہاں کھڑے ہیں۔ میں اتنی سی گزارش کرتا ہوں کہ تمام detail کے ساتھ اس پر بحث ہو۔ اور یہ واقعات کو نکر ہو رہے ہیں؟۔ یہاں ہم لوگ بیٹھے ہوئے۔ زندگی بھرا یہ لوگوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ جتناوار ہے تھے۔ جتنا trained کر رہے تھے۔ جتنا بچجوار ہے تھے۔ آج بھی نہ ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اسکو بحث کیلئے منظور کرنا ہے؟۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمنٹی امور، پر اسکیوشن، اطلاعات و اफارمیشن میکنالوجی۔ بحث کیلئے منظور کرتے ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ بس صحیح ہے کہ لیتے ہیں اس پر پھر۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمنٹی امور، پر اسکیوشن، اطلاعات و افافرمیشن میکنالوجی۔ جو لوگ ہیں۔ جن

پر یہ اذمات ہیں وہ معلوم ہے۔ اُنکا سب کچھ معلوم ہے۔ لیکن اُسی کی آڑ میں عام لوگوں کو تنگ کرنا۔ جناب قائم مقام اسپیکر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن، اطلاعات و انفارمیشن شیکنا لو جی۔ کراچی میں بلوچ کو، پشتون کو۔ پنجاب میں پشتون کو۔ آزاد شہیر میں پشتون کو۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اُس پر پھر تفصیل سے بات کریں گے اس پر بحث منظور کر کے۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن، اطلاعات و انفارمیشن شیکنا لو جی۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ اسکو بحث کیلئے آپ منظور کریں۔ یہ ساتھ تمام detail لے آئے ہیں۔ اسکو سامنے رکھ کر تمام دوست اس پر تیاری کریں۔ جہاں بھی یہ خلاف ورزی ہو رہی ہو۔ اُسکی ہم روک تھام کیلئے قرارداد کی شکل میں اسے پاس کریں گے۔ thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ زیارت وال صاحب تحریک اتو نمبر 4 کو دو گھنے بحث کیلئے اگلے اجلاس 9 اکتوبر 2015 بحث کیلئے منظور کی جاتی ہے۔ جی میر کریم نو شیر وانی صاحب۔ آپ کا شکر یہ کہ آپ نے اتنے صبر اور تحمل سے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ مجھے time دیا میں منظور ہوں آپکا۔ جناب اسپیکر صاحب میں اہم مسئلے کو جناب قائد ایوان کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ خاران اور واشک وجود یہ districts ہے متاثر چار سالوں سے بارش نہیں ہوا ہے۔ چار سالوں سے متواتر بارش نہیں ہوا ہے قحط سالی ہے۔ وہاں کے مال مویشی سارے مر چکے ہیں۔

قائد ایوان۔ دعا کرتے ہے۔ قہقہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ دُعا مشکل ہے آپ کے کچھ کو نہیں میں منظور ہو۔ one-way traffic چلاتے ہو۔ دُعا کہ ہر منظور ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر! جو میر motion motion تھا۔ motion کو تو قائد ایوان نے ختم کر دیا۔ تو جناب آپ مہر انی کریں ان دونوں districts کو قحط زدہ قرار دیں۔ ان کیلئے آپ فندہ مہیا کریں یا ڈپٹی کمشنر واشک اور خاران سے روپورٹ مانگیں۔ ہزاروں کی تعداد میں اُنہیں مر گئے ہیں۔ بھیڑ بکریاں بھی مر رہے ہیں۔ لوگوں نے نکل مکانی کر کے چلے گئے ہیں کچھی اور سندھ کی طرف۔ آپ مہربانی کرے سروے کروائے۔ سروے والے موجود ہے آپ کی انتظامیہ اُن سے روپورٹ مانگے کہ دونوں districts میں کتنے مال مویشی مر چکے ہیں۔ بارش چار سالوں سے نہیں ہوا ہے۔ پانی deep میں چلا گیا ہے۔ agriculture بالکل مفلوج ہو گیا

زمینداری سٹم۔ آپ کے ڈیموں کے پیسے آگئے ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ point of order

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ خاران کو آپ نے third phase میں رکھا ہے۔ ابھی پندرہ سال میں

انتظار کروں کہ کب آپ انکو sanctioned کریں ڈیم بناتے تاکہ ڈیموں پانی اوپر آ جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ یہ دو اہم مسئلے ہے جناب ڈاکٹر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ میر نوшیر وانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ آپ موقع دیں یا آرڈر دے ڈپٹی کمشنز واٹک اور ڈپٹی کمشنز خاران کو کہ کتنے

اوٹیں مر گئے۔ کتنے بھیڑ کریاں مر گئے۔ کافی لوگ وہاں سے نکل چکے ہیں۔ مال مویشیوں کو لیکر جو بچے ہوئے

ہیں۔ سندھ کی طرف انہوں نے نکل مکانی کر کے چلے گئے۔ ساتھ ساتھ یہ جو پندرہ ارب روپے وفاقی

P.S.D.P تھا۔ آپ نے یہ ڈیموں کیلئے منظور کیا تھا۔ مہربانی کریں۔ مجاہے third phase میں آپ نے

خاران اور واٹک کو رکھا ہے۔ first page میں ہمیں رکھیں۔ پیسے مہیا کریں ہمیں دیدیں۔ تاکہ ڈیم بنا کر پانی

کی سطح کو deep میں چلا گیا ہے۔ وہ اوپر آ جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ کیونکہ بلوچستان ایک زرعی علاقہ ہے۔ خاران اور واٹک کا جو اس وقت مسئلہ

ہے۔ وہ زراعت پر ہم انحصار کرتے ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ کریم نوшیر وانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ میں آپکا مٹکنگو ہوں۔ اس پر آپ توجہ دیں مہربانی کریں۔ کیونکہ آپ چیف

منسٹر بلوچستان ہے ڈاکٹر صاحب۔ آپ ہم پر مہربانی کریں۔ ان لوگوں پر مہربانی کریں جنکے مال مویشی مر گئے

ہیں۔ جنکے ٹیوب ویل بند ہو چکے ہے۔ پانی deep میں چلا گیا۔ میں مٹکنگو ہوں آپکا۔ اور ساتھ ساتھ پینے کا جو

پانی ہے واٹر سپلائی۔ تقریباً آدھے بند ہو چکے ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی میر۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی۔ اس لئے کہ پانی کی سطح بالکل چلا گیا بیس فٹ اس وقت on the record

ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ بابت لالا! یہ لیاقت بازار نہیں ہے۔ اسمبلی ہے۔ ڈیک بجائے گئے۔ شکر یہ۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیر محکمہ کھلیل، اقلیتی امور، ہیون رائٹش، آثار قدیمہ، پاپولیشن و لیفیر، یونیورسٹیز، لا بجیریز، میوزیم و ٹورارزم)۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔ میں میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ واقعی مسئلہ اشک ڈسٹرکٹ۔ خاران ڈسٹرکٹ اور چاغی کا جو desert area ہے۔ اسی طرح سے شیرانی اور جو علاقے مال داری کے حوالے سے بلوچستان میں بہت rich ہے۔ وہ ان علاقوں میں drought پچھلے کافی سالوں سے cycle کا جو چل رہا ہے۔ تو اس سلسلے میں میں نے M.C. صاحب سے بھی بات کی۔ جس طرح سے میر صاحب نے کہا ہمارے علاقے میں لوگوں کا جو depend کرتا ہے۔ اُنکا زمینداری اور مالداری ان علاقوں میں اُنکا جو ذریعہ معاش ہے وہ انہی دو چیزوں پر ہے۔ پچھلے کافی سالوں سے واسک ڈسٹرکٹ، خاران ڈسٹرکٹ اور باقی جو districts ہے نوشکی، چاغی اور موسمی خیل اور اس طرف کے جو علاقے ہے۔ یہاں پر لوگوں کے جو مال داری کا ذریعہ تھا اونٹ۔ میں especially اونٹ کے مال داری کی بات کروں گا۔ کیونکہ واسک ڈسٹرکٹ میں آج سے دس سال پہلے جو censes ہوا تھا۔ اُس میں 80 ہزار کے قریب لوگوں کے پاس اونٹ تھے۔ اب جب ہم نے ٹیکس ٹھیکی وہاں پر تو پتہ چلا کہ وہ تعداد کم ہو کر 40,45 ہزار کے قریب رہ گئی ہے۔ اسی طرح سے خاران، چاغی اور دوسرا علاقوں میں۔ جناب اسپیکر! میں نے C.M. صاحب سے گزارش کی تھی۔ اور سیکرٹری livestock کی کہ وہ ایک سسری چار، پانچ ضلعوں کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے مجھ سے یہ commitment کی کہ وہ ایک سسری move کریں گے۔ جس میں یہی districts ہونگے۔ اُنکے مال داروں کیلئے جو چارے کا مسئلہ ہے۔ فی الحال ایک سال کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے اگر اسکا بندوبست کیا جاتا ہے۔ تو میرے خیال میں جو اونٹ کی مالداری ہے۔ اُسکو ہم بچا سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب ہمارے علاقوں میں اونٹ جو پچھلے کچھ سالوں میں ڈیڑھ، دو لاکھ میں یہ بکتا تھا۔ اب لوگ پانچ ہزار، چار ہزار میں اپنے اونٹ بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی لینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ تو یہ میری گورنمنٹ سے، کیونکہ میں میں بھی cabin کا member ہوں۔ اپنے chief minister کے advisor livestock سے اور جو ہمارے member ہے۔ اُن سے میری گزارش ہے کہ یہ صرف ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے۔ چار، پانچ ضلعوں کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ۔

(وزیر محکمہ کھیل، تقلیتی امور ہیمن رائٹس، آنار قدیمہ، پاپولیشن) یہاں پر باقاعدہ ٹیکمیں بھیجی جائیں۔ اور اس حساب سے ان مالداروں کو، ان علاقوں کو compensate کیا جائے۔ تاکہ لوگوں کا گزر اوقات کا مسئلہ حل ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ میر مجیب الرحمن صاحب۔ جی سردار کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان۔ جناب اسپیکر صاحب شکریہ۔ اس چیز کو میں بھی second کروں گا کہ یہ پورے بلوجستان کا مسئلہ ہے۔ ابھی بارشیں نہیں ہو رہی۔ قحط سالی ہے ہر جگہ。ravenue minister ہوئے ہیں۔ وہ kindly اگر اپنی ٹیکمیں بنائے کریں تو یہ سروے کرالیں سارے ایرے۔ گزارش یہ ہے کہ پچھلے اجلاس میں میں نے پولیس کا کیس اٹھایا تھا۔ جو ہمارے لوکل آفیسرز ہے۔ انکی permotion کے بارے میں۔ C.M. صاحب نے فرمایا تھا کہ میں معلومات کر کے۔ کیونکہ home minister آج بھی نہیں ہے۔ تو میں C.M. صاحب سے گزارش کروں گا کہ تم میں کوئی progress ہوئی ہے یا کیا؟۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ سردار صاحب۔

جناب عبداللہ جان بابت (مشیر برائے وزیر اعلیٰ، جنگلات و جنگلی ماحولیات، امور حیوانات)۔ مجیب اور کریم نوشریانی صاحب نے یہ جو آج ہکل واقعی جو خٹک سالی ہے۔ اور اُسکی وجہ سے جو مالداری کو بڑا نقصان ہوا ہے۔ اس پر پہلے بھی مجھے خپدار میں سردار اسلام نے کہا تھا۔ ہم نے وہاں ٹیکمیں بھیجی ہے۔ ابھی میں اسکے لئے ایک ٹیکم مقرر کرتا ہوں۔ تاکہ یہ سروے کرے اور اس کے علاوہ جو میر صاحب نے کہا ہے کہ پانچ ڈسٹرکٹ ہیں۔ وہ جتنے ڈسٹرکٹ ہوئے گے۔ ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے سفارش کریں گے کہ وہ ہمیں خوارک کیلئے، چارے کیلئے funds دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہے تمام ڈسٹرکٹ کوں میں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ، جنگلات و جنگلی ماحولیات، امور حیوانات۔ تمام صوبے جہاں پر مالداری زیادہ ہے۔ اور نصیر آباد تو آباد علاقہ ہے۔ جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیں۔ جہاں پر مالداری کو نقصان ہوا ہے۔ وہاں پر ہم اسکا بندوبست کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ minister صاحب۔ جی قائد ایوان صاحب۔ جی گیلو صاحب۔ جی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ جو ہمارے میر عبدالکریم نوشریانی نے اور ہمارے مجیب صاحب نے بات کی

ہے۔ اپنے صاحب بالکل حالات ویسے ہی ہے۔ ہمارے بولان کا ڈسٹرکٹ بھی۔ اور ہمارے ڈسٹرکٹ مستونگ بھی۔ کیونکہ میں اکثر اوقات جاتا رہتا ہوں۔ یہ بالکل قحط سالی کی زدی میں ہے۔ اور ہمیشہ جو مالدار لوگ آتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آج میرے پانچ بھیڑ، بکریاں مر گئے۔ کوئی کہتا ہے کہ دس مر گئے۔ کوئی کہتا ہے کہ پندرہ مر گئے۔ اسی طریقے سے سارے مر رہے ہیں۔ کیونکہ انکا جو بارشوں میں جڑی بوٹی ہوتے ہیں۔ جو بالکل اس علاقوں میں اس دفعہ نہیں ہے۔ وہ ہماری بھی leader of the house سے یہی گزارش ہے کہ مال مویشی اُنکے تاکہ یہ زندہ رہیں۔ ان کیلئے کچھ اقدامات کریں۔

جناب قائم مقام اپنے۔ جی شکریہ میر عاصم کرد گیلو صاحب۔ جی قائد ایوان صاحب۔

قائد ایوان۔ جی شکریہ۔ یقیناً جو میر صاحب نے اور دوسرے دوستوں نے جوبات کی تھی۔ ویسے خود میں نے ایک پروگرام دیکھا تھا 7.7. پر جو واٹک کے بارے میں تھی۔ وہاں اچھی خاصی جو ہے livestock ہے وہ مر رہی ہے۔ تو میں ڈپٹی کمشنر کو ابھی convay کیا ہے۔ اور منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہے۔ وہ بھی اپنے، جہاں قحط سالی ہے ڈسٹرکٹوں کی۔ اُن پر توجہ دیں۔ باقی سردار صاحب نے کہا تھا۔ سردار صاحب میں نے پوچھا نہیں ہے۔ home minister میں آپکو بتا دوں گا۔ حسن بانو صاحبہ نے ابھی جو یہ بات رکھی تھی۔ ہم نے اُنکی منسٹر صاحب نہیں ہے۔ میں آپکو thank you لیا اور جناح روڈ پر یہ لوگ آپریشن شروع کریں گے۔ جی۔

جناب قائم مقام اپنے۔ جی شکریہ قائد ایوان۔ جی۔ آوازیں۔ میرے خیال میں راحیلہ صاحبہ کو بولنے دیتے ہیں۔ دو کھڑے ہیں۔ پہلے کون کھڑی ہوگی۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ میں آپ سے صرف دو منٹ لوگی۔ قائد ایوان اور شاء اللہ زہری صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ آپ بھی تشریف رکھتے ہے۔ میں آپکی توجہ دلانا چاہتی ہوں ایک ایسے مسئلے کی طرف۔ اپنے صاحب آپکی توجہ چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام اپنے۔ جی شکریہ۔ جی۔

قائد ایوان۔ شکریہ جی۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔ پہلے تو میں اس کی وضاحت کرتا ہوں اگر اس قسم کی کوئی چیز ہوئی ہے میں as Chief Minister معذرت خواہ ہوں۔ لیکن ایک چیز کی میں وضاحت کرتا ہوں کہ جب بھی president یا وزیر اعظم آ جاتا ہے وہ سیکورٹی جو ہے فیڈرل گورنمنٹ ہم سے لے

لیتا ہے۔ میں اس کو پھر repeat کرتا ہوں جب بھی صدر یا وزیر اعظم آ جاتے ہیں گورنر ہاؤس کی سیکورٹی وہی take over کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایک واقعہ ہوئی تھی وزیر اعظم کے آنے پر۔ وہ بھی ہم نے ان کی نوٹس میں لایا ہے کہ بلوچستان کی اپنی روایت ہے آپ مہربانی کریں ایسے نہیں کریں۔ آپ کا اگر impression یہ ہے کہ خداخواستہ بلوچستان کی گورنمنٹ کی وجہ سے یہ ہوئی ہیں، یہ بلوچستان گورنمنٹ کی وجہ سے نہیں ہوئی ہیں، چیف منستر ہاؤس میں جب بھی کوئی MPAs تو اپنی جگہ پر ایک عام آدمی آ جاتا ہے اُس کو اتنا عزت ملتا ہے کہ جتنا ہم دے سکتے ہیں، میں پھر بھی پروٹوکول والوں سے بات کروں گا۔ کہ next Time یہ نہیں ہونی چاہیے، لیکن آپ کے ذہین سے میں کم از کم یہ confusion اُتارتا ہوں کہ یہ پروٹوکول اور یہ سیکورٹی یہ ہمارا نہیں ہوتا ہے، وہ ہم سے وہ لے لیتے ہیں۔ ان کے پہلے لوگ آ جاتے ہیں تمام سیکورٹی وہ takeover کر کے تمام چیزوں کو وہ سنبھالتے ہیں۔ میں بحث نہیں کروں گا آپ کے ساتھ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ قائد ایوان صاحب۔

نواب شناۓ اللہ زہری (وزیری اپنڈ ڈبلیو، مائز و منزل ڈولپمنٹ، انگلشٹریز)۔ excuse me آپ نے بہت اچھی point اٹھائی ہے اور اس مسئلے پر پہلے بھی شاید ایک دفعہ واقعہ ہوا ہے اور میں نے خود اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے، لیکن چیف منستر صاحب نے کہا کہ سیکورٹی وہ خود لے لیتے ہیں لیکن واقعی ہمارے کچھ روایاتیں ہیں اور ہم اپنے روایتوں کو تھوڑا نہیں چاہتے ہیں اور ہم زندہ ہیں اپنے روایتوں کے اوپر، اور ہم اپنی عورتوں کو قران مجید کے بعد سب سے زیادہ عزت دیتے ہیں تو انشاء اللہ میں خود اس مسئلے پر گورنر صاحب سے بات کر کروں گا اور آئندہ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ ہم لوگوں کو کوئی ہونہ ہو۔ اگر ہم مرد حضرات کو، ایم پی ایز حضرات صاحبان کو اگر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو ٹھیک ہے لیکن خصوصاً آپ لوگوں کو نہیں ہونا چاہیے۔ اس کیلئے میں بھی آپ لوگوں سے مغفرت خواہ ہوں۔

(جناب چیر پرسن صاحب (ڈاکٹر رقیہ ہاشمی) نے ہاؤس کی صدارت سنبھالی)

محترمہ چیر پرسن۔ جی جی بویں۔

اگر مناسب سمجھتے ہیں اپوزیشن کے دوست بلیٹھے ہوئے ہیں President صاحب نے قائد ایوان۔ ہمارے کچھ Majority MPAs کی جو ہے ناں میٹنگ کاں کی ہے۔ تو مناسب نہیں لگتا ہے کہ president نے کاں کیا ہے اور وہ اُس میں نہ جائیں تو یہ اگر آج کا اچنڈا next جو ہے ناں تاریخ کیلئے اگر آپ لے جائیں تو مناسب ہوگی، نہیں تو میرے خیال میں جتنے ہمارے مسلم لیگ کے دوست ہیں وہ ان کو

بلا یا ہے اُس نے میری یہ request ہے آپ سے۔

محترمہ چیئرمین۔ جی جی۔

محترمہ راحیلہ حیدر خان درانی۔ جناب اسپیکر صاحبہ! اس وقت پی آئی اے جو ہے strike پر ہے پائلٹ جو ہے وہ strike پر اور ہمارے صوبے میں ہمیں بڑی ایم جنسی میں بہت سی چیزیں بہت سی جگہوں پر ہمیں invite کیا ہوتا ہے اور اسی طرح عام مسافر جو بلوچستان کے ہیں انہوں نے travel کرنا ہوتا ہے۔ لیکن آپ یقین کریں کہ اگر آپ نے ابھی اگر ایک پرائیویٹ ائیر لائن رہ گیا ہے شاہین ائیر لائن، انڈس بند ہو گئی ہے۔ شاہین ائیر لائن کے کرائے اس وقت ایک عام آدمی اگر اس بچھارے نے، پچھلے دنوں مجھے پتہ چلا ہے کہ ایک dead body بھجوانی تھی اور وہ 28 ہزار روپے one way یعنی ایک جو ہے لیا جا رہا ہے میں ایوان کے توسط سے اور آپ کے توسط سے بلکہ اپیل ہی کرو گئی۔ کہ ہمارے پاس اپنے جہاز نہیں ہے، ہمارے عوام بے انتہا غریب ہے اگر ایک جہاز miss ہو جاتا ہے، تو نامہم کسی کے شادی میں جاسکتے ہیں اور نہ کسی کے غم میں جاسکتے اور نہ کسی انتہائی اہم کام کے لئے جاسکتے ہیں اس وقت بلوچستان کے لوگ انتہائی پریشان ہیں پی آئی اے فلائٹ cancel ہو رہی ہے اور اس ائیر لائن نے اپنی اجارداری بنائی ہوئی ہے۔ پہلے بھی ہم اس کو بلا چکے ہیں۔ اس کے اچھی خاصی کلاس لی ہے لیکن یہ اتنے روڑ لوگ ہیں کہ یہ بات سننے کو تیار نہیں ہے، یہ کوئی دنیا میں اصول ہے کہ ہر گھنٹہ کے بعد آپ کرایہ جو ہے دس ہزار بڑھادیتے ہیں۔ چار ہزار بڑھادیتے ہیں یہ دنیا میں کہیں بھی اصول نہیں ہے ہر ایک کی کرایے کا ایک limit ہوتی ہے آپ یقین کریں اگر آپ ابھی اس وقت پانچ نج رہے ہیں۔ پانچ بجے آپ ایک ٹکٹ کروائی گی یعنی وہ seat book کرائی گی، اگر وہ 28 ہوتی ہے تو بیس منٹ بعد کراینگی تو وہ پانچ ہزار کرایہ مزید بڑھادیگے، تو میں مولانا عبدالواسع صاحب نے بھی اس پر اخبار میں کہا تھا، میں اس وقت یہ کہتی ہوں کہ مہربانی کریں آپ اس پر روکنگ دے دیں ان کو بلا ہیں ان سے بیٹھے ان سے بات کریں اور دوسرا اسپیکر صاحبہ! لا یو شاک کی بات ہو رہی تھی اس وقت مجھے موقع نہیں ملا، کانگو وا رس جو ہے کوئی شہر میں آچکا ہے، یہاں پر دو مریض کل میں دیکھ رہی تھی، کہ دو مریض اس سے جان بحق ہو چکے ہیں۔ ہمارے کوئی بھی اس بارے میں کہ کیا احتیاط لی گئی ہے، کیا کیا گیا ہے اس وقت گوشت جو ہے آپ کو پتہ ہے کہ اس کے بارے میں جو پروگرام ہم دیکھ چکے ہیں کہ بہت سے لوگ شاید گدھے کھا چکے ہو۔ یا کھانے والے ہوں لیکن اس میں یہ ہے کہ کانگو وا رس جو ہے وہ بلوچستان میں آچکا ہے میں ڈاکٹر صاحب سے کہو گئی، رحمت بلوج صاحب سے کہو گئی کہ اس پر اور لا یو شاک کے منظر سے کہ اس پر کوئی احتیاطی مدد ایری جائیں

کیونکہ یہ بہت تیری سے پھیلتا ہے۔

محترمہ چیئرمین - شکر یہ بہت بہت۔ جی کھیٹ ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیٹ ان۔ CM صاحب نے فرمایا ہے کہ آج کا جوابی اجندہ ہے یہ 9 تاریخ میں کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اپوزیشن کے طرف سے، کہتے ہیں کہ مسلم لیگ والے سارے جا رہے ہیں میٹنگ ہے۔ تو اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکے گی۔ اس کو adjourn کر دیں۔ اپوزیشن کے طرف سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ میں ذرہ پہلے وہ جو راحیلہ صاحب نے پی آئی اے کی جوابات کی ہے شاید ڈاکٹر مالک صاحب تشریف رکھتے ہیں یہ last time بھی ہم نے پی آئی اے والوں کو یہاں بلا یا تھا سارا کچھ کیا تھا میرے خیال میں وہ ڈس سے مس نہیں ہوئے ہیں آج میں پھر ڈاکٹر مالک صاحب کی گوش گزار کرنا چاہوں گی، کہ پی آئی اے والوں کوختی سے بلا کیں جتنے بھی ایسا لائے ہیں last time میں ہم نے بلاۓ تھے کچھ اس کا اثر نہیں ہوا تھا۔ last time میں بھی محترمہ شاہدہ وف صاحب نے یہی پوائنٹ اٹھایا تھا، اس کو آنے پر 26 ہزار دینے پڑے۔ تو میں گزارش یہ کروں گی کہ کچھ مرتبہ بھی انہوں نے تسلی بخش جواب ہمیں کمیٹی ممبر ان کو نہیں دیا۔ تو ڈاکٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ اس مرتبہ اسلام آباد سے لوگ یا کراپی سے ہیڈ آفس سے بلا کیں اور ہمارے رہنمائی کریں کہ یہ بلوچستان کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیوں ہو جا رہا ہے۔ جی قائد ایوان صاحب۔

قائد ایوان۔ میدم! بلا لوں گا لیکن آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت جو ہے ناں ایک strike چل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے کافی پیچیدگی آگئی ہے ویسے پی آئی اے میں جو ہے ناں اُن کی short fall ہے اب مزید بڑھ گئی ہے۔ دوسری بات میں آپ کی۔ سب چلے گئے راحیلہ بی بھی بات کر کے چل گئی۔ دنیا میں دیکھیں یہ نہیں ہے کہ دنیا میں نہیں ہوتا ہے اور یہاں پر ہوتا ہے دنیا میں میں نے خود آخر وقت جو ہے ناں ستے بھیجتے ہیں اور یہ ایک سوڈا ریں لی ہے۔ دنیا میں یہ تو ہوتا ہتا ہے کہ جہا زیں خالی ہیں تو وہ ٹکٹ جو ہے ناں ستے بھیجتے ہیں اور یہ business monitoring system ہے اُس کو ہم تو نہیں کر سکتے ہیں لیکن جہاں تک پی آئی اے کا تعلق ہے پی آئی اے اس وقت خود crisis میں ہے اُس کو ہم بلا کیں گے اور سوتیلی ماں والی سلوک نہیں ہونی چاہیے۔ میں آپ کی حمایت کرتا ہوں لیکن یہ جو crisis ہے یہ اس وقت جو ہے ناں تمام ملک میں چل رہا ہے۔ اور یہ ان کی جو ہے پتے نہیں ہے کہ ہم کیوں absent down ہے پتے نہیں ہے کہ ہم ایسے لیتے ہیں کہ جی آپ 26 ہزار کیوں کرتے ہیں۔ نہیں کرنا چاہیے، but it is the business دنیا میں ہر جگہ پر جو ہے

نال جہاز خالی ہے آپ کو ستانگٹ ملے گا اور جہاز بھرا ہے آپ کو مہنگا گٹ ملے گا۔ بہت پہلے لوگنے ستا ہوگا، 24، گھنٹے کے اندر لوں گے مہنگا ہوگا۔ یہ تو آپ سارے سمجھدار لوگ ہیں کافی آپ نے لندن کی چکر لگائی ہے آپ کو بھی پتہ ہے۔

محترمہ چیرپرنس۔ گلیو صاحب۔ جی

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ مہربانی محترمہ صاحبہ۔ میں اس ہاؤس کی توجہ اور خاص کر leader of the House کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دونوں ہمارے colleague میر ماجدابڑو پر بولان میں ایک attack ہوا اور اس سے پہلے بھی ایک attack میر ماجدابڑو صاحب پر ہوا تھا۔ ایکشن سے پہلے بھی ایک attack ہوا تھا۔ اُس کی ہم بھر پور مذمت کرتے ہیں اور میں CM صاحب سے بھی اُسی دن ملا تھا اُس کو بھی request کیا تھا کہ اس کے سیکورٹی کے لئے مناسب بندوبست کیا جائے۔

رات کو جب یہ واقع ہوا مجھے فوراً پتہ چلا، صحیح پہلا آدمی تھامیں نے فون کیا، آپ نہیں تھے آپ کے کزن نے اٹھایا، میں نے کہا کہ میں ڈاکٹر عبدالمالک بول رہا ہوں، میرے طرف سے آپ ایم پی اے صاحب کو سلام دے دینا۔ اور جو بعد میں عاصم کرد صاحب نے کہا اُس پر بھی ہم نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے کہ آپ کو protection دے دیں جتنا ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن میں فلور پر ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ رات کو 11,12 بجے مجھے پتہ چل گیا۔ early Morning میں نے فون کیا تھا آپ کا حال احوال پوچھنے کیلئے۔ آپ کا کزن نے مجھے اپنا نام بتایا اُس کو آپ کو convey نہیں کیا۔ اسی لئے sir اس چیز پر میں بڑا contiase ہوں۔

میر عبدالمالک بڑو۔ جناب اسپیکر صاحبہ point of order۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحبہ جیسا کے آپ کو علم ہے کہ پہلے بھی ایک دوبار میرے ساتھ یہ واقعات ہو چکے ہیں۔ اُس کے باوجود میں نے بار بار آپ سے کہا ہے کہ security کے حوالے سے کافی خدشات ہیں مجھے، تو sir specially ہمچنہ نہیں بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ پورے ایوان کو کافی سارے لوگوں پر حملہ بھی ہو چکے ہیں تو جیسا کہ پچھلے دوساروں سے یہ سنتے آرہے ہیں کہ bullet proof گاڑیاں بھی دی جا رہی ہیں لیکن ابھی تک وہ صرف اعلانات ہی رہے ہیں اُس پر کوئی عمل نہیں ہوا تو اس حوالے سے اور میں اس میں اپنے لئے یہ کہونگا کہ مجھے وہ protection نہیں دی گئی جو دی جانے چاہیے تھی۔ پتہ نہیں اس کی کیا وجہ ہے اس کے پیچھے کی ملاقات ہے جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہورہا ہے بہر حال آپ کو کہی دفعہ letters بھی لکھے گئے ہیں verbally میں نے آپ سے کافی دفعہ یہ discuss کیا ہے

لیکن اگر یہی situation رہی تو پھر؟ یا تو پھر آئندہ اجلاس میں میں شرکت ناکرو تو یہی میں کہہ سکتا ہوں اس سے زیادہ اور کیا کہوں؟ باقی آپ نے جوفون کیا میں آپ کا شکر گزار ہوں آپ نے میرا حال معلوم کرنے کیلئے آپ نے call کی تو kindly ایک میرے اس issues پر بھی کم از کم تھوڑا سادھیاں دیں۔ thank you

محترمہ چیئرمین۔ لیاقت علی صاحب۔

آغاز سید لیاقت علی۔ شکر یہ۔ چیف منٹر صاحب نے بالکل صحیح وضاحت کی کہ airlines جو ہیں اپنے profit کو دیکھتے ہیں اپنے نقصان کو دیکھتے ہیں اور یہی حال internationally ہو ٹھوں کا بھی ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ کوئی بھی four star یا five star ہو ٹھوں جو ہے اُس کے کرایے 24 گھنٹے میں تین چار دفعہ اوپر یونچ ہوتے رہتے ہے یہ تو بالکل صحیح ہے، ہم اس سے agree کرتے ہے لیکن ایک جو سب سے بڑا ظلم اس صوبہ کے ساتھ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ لا ہور یا کراچی یا لا ہور اسلام آباد یا اسلام آباد کراچی کا fare ہو جو ہے وہ کوئی کہ fare سے کوئی کراچی کے یا کوئی اسلام آباد یا کوئی اسلام آباد کے fare کے کم ہے حالانکہ لا ہور سے اسلام آباد کے لیے flight ہو جو ہے وہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہے اور کراچی سے اسلام آباد کا flight ہے وہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہے جی اور کراچی سے لا ہور flight سوا گھنٹے کا ہے اور کوئی flight ایک گھنٹے کا ہے اور پھر اس area میں جو سب سے بڑا advantage airline کو حاصل وہ tail end ہے آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے علاقے میں ہمیشہ ہو جو ہے وہ مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے لیکن اس میں بھی airlines کو بڑا profit ملتا ہے کہ اُس کا fuel consumption جو ہے وہ کم ہوتا ہے اب آپ اندازہ لگائیں کہ ہماری کراچی کراچی normal fare ہے اور کراچی اسلام آباد کا normal fare 9,700/- ہے اور کراچی کراچی 8,700/- ہے یعنی ایک ہزار روپے کم ہے۔ ہم چیف منٹر صاحب سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ جو ہے یہ وزارتِ دفاع کے ساتھ اٹھا جائے اور اُنکو یہ بتایا جائے کہ یہ کیا وجہ ہے کہ آپ ہم کو زیادہ charge کرتے ہے اور اسلام آباد کراچی والوں کو کم کرتے ہیں حالانکہ وہ ہم سے زیادہ دولت مند زیادہ پیسے والے لوگ ہیں اور سرمائے دار لوگ ہے تو ان لوگوں سے یہ معاملات بتائیں یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔

محترمہ چیئرمین۔ ٹھیک ہے لیاقت صاحب thank you very much ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا ہے وہ committee بلائیں گے اور اس پر تفصیل سے جائزہ لیں گے اب میں صحیح ہوں کہ آپ کی جو ملاقات ہے صدر صاحب سے تو میں یہ next لیے کرتے ہوں اب ختم کرتی ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ میں کچھ چیز آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک ہوتا ہے ایک چیز کا واضح کرنا دوسرا آتا ہے solution دینا ہم MPAs کا کام ہے solution بھی دے اور روایت بھی ہے اس کی مثالیں بھی ہیں۔ شمالی علاقہ جات میں جب بھی PIA نہیں جاسکتے ہیں رُکھ جاتی ہے special C.130 کے

شروع کر دیتے ہے تو CM صاحب اپنی position کا استعمال کرتے ہوئے اپنے بلوچستان کے لئے اس وقت پورا تعاون ہے عسکری قیادت کا وہ 130.C شروع کر دے وہ بالکل آپکے passengers پیچھے لیجاں گے کراچی بھی اور اسلام آباد بھی۔

جناب چیئرمین - جان صاحب جیسے ڈاکٹر عبدالماک صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اس معاملہ میں تفصیل سے بات کریں گے آپ اپنی suggestion دریں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ وہ تو کچھ نہیں، PIA اور commercial airlines کچھ نہیں کریں گے وہ پیسہ بنائیں گے۔

محترمہ چیئرمین - آپ اپنی suggestion میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس matter کا وہ طے کر لیں گے۔ میر جان محمد خان جمالی۔ وہی تو suggestion درے رہے ہیں آپ انتظار کیوں کرتے ہیں 130.C اپنے صوبے کیلئے مانگے request کریں وہ انکا رہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین - چلے اب یہ تم اجلاس میرے خیال میں۔ میر جان محمد خان جمالی۔ دو منٹ ٹھہریں میں آپ سے بات کرتا چلوں، پھر آپ کو تکلیف نہیں دیں گے اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دوسری جو position mishandle کا protocol ہے آگر یہ ہاؤس تحفظ نہیں دے سکتا تو ہم سب کو گھر چلے جانا چاہیے ایک، parliamentarians privilege آنا چاہیے تھا اس سے اگر نہیں آتے تو ڈاکٹر صاحب اور اسمبلی کی اپنیکر کی یہ committee میں یہ motion ہوتی کہ انکا protocol officer duty اسلام آباد والوں کے ساتھ کھڑا ہو ہماری سرزی میں پروہ میزبان ضرور آ کے security کے بنتے ہیں لیکن ہماری عزت اور تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کریں یہ ضروری ہے آپ کو بتا دیتا ہوں۔

محترمہ چیئرمین - جی شکریہ بہت بہت۔ اب میرے خیال میں یہ یک، جی ڈاکٹر صاحب قائد ایوان۔ ایک بل ہے وہ next session میں کر دیں گے۔

محترمہ چیئرمین - یہاب جیسے آپ نے کہا میرے خیال میں next session کیلئے یہ کر دیتے ہیں صدر صاحب کو سب ملنے جاتے ہیں اس اجلاس کو ہم ختم کر دیتے ہیں ٹھیک ہے۔ میں بھی ادھر کل خود کر لوں گی۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروزہ جمعہ مورخہ 09 اکتوبر بوقت 03:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 بجکر 12 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔

06/اکتوبر/2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

26